بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	یکم امان ۱۳۴۶ ہش ۱۹ ذیقعد ۱۳۸۶ ھ یکم مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۸ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے البتہ کھانسی ابھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—• محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—• ربوہ ۲۸ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ہفتہ عشرہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے اور اب بخار نہیں ہے لیکن کھانسی اور ضعف کی تکلیف تا حال چل رہی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں واجب الاحترام بزرگوں کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔۔ اور ان کی عمروں میں بے حد برکت ڈالے۔ امین اللّٰھم آمین

—• برادرم مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ دس پندرہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بخار تو اتر چکا ہے لیکن مابعد کی کمزوری اور نقاہت تشویشناک صورت پیدا کر رہی ہے۔ زبان پر بھی اثر ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ سنگاپور)

دو اہم تقاریر

(۱) محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ مورخہ یکم مارچ بجے جامعہ احمدیہ میں بعنوان "روحانی راہ نمائی کی اقسام" خطاب فرمائیں گے۔

(۲) محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مورخہ ۴ مارچ بوقت ساڑھے گیارہ بجے جامعہ احمدیہ میں بعنوان "مغرب میں موجودہ تمدنی اور مذہبی رجحانات" تقریر فرمائیں گے۔

اہل علم و دانش مخلصین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ان مقررہ تاریخوں پر بروقت جامعہ احمدیہ میں تشریف لا کر ان اہم تقاریر سے مستفید ہوں

(الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کا سب ہم و غم خدا تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے دُنیا کیلئے نہیں ہوتا

وہ دنیوی کاموں کو کچھ خوشی سے نہیں کرتا بلکہ اداس سا رہتا ہے

"وہ موت تاریکی کی موت ہے جو انسان اپنے دنیاوی دھندوں میں مصروف ہوتا ہے اور موت اوپر سے آدباتی ہے۔ حافظ نے ایسے موقعہ پر ایک شعر کہا ہے ؎

چو روزِ مرگ نہ پیداست بارے آں اولیٰ ؛ کہ روزِ واقعہ پیشِ نگار خود باشیم

یعنی موت کا دن تو مخفی ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ مرنے کے دن میرا محبوب اور میرا معشوق میرے پاس ہو۔ موت جب آتی ہے تو ناگہانی طور پر آجاتی ہے۔ انسان کہیں اور تدبیروں اور دھندوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے کہ یہ کام اس طرح ہو جاوے، یہ ایسے ہو جاوے اور اوپر سے موت آجاتی ہے اور پھر لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون والا معاملہ ہوتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ملازمت، تجارت، زمینداری اور دوسرے وجوہ معاش کو انسان چھوڑ دیوے بلکہ چاہیئے کہ عملی طور پر اس تعلق کو بھی ثابت کر کے دکھاوے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھنے کا اقرار کرتا ہے جتنی جانفشانیاں اور جد و جہد دنیا کیلئے کرتا ہے دوسری طرف دین کے لئے بھی تو کر کے دکھاوے۔ ورنہ زبانی دعویٰ ہے تو خواہ آسمان تک پہنچ جاویں جب تک عملی طور پر کر کے نہ دکھاؤ گے کچھ نہیں بنے گا۔ مومن آدمی کا سب ہم و غم خدا تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے دنیا کے لئے نہیں ہوتا اور وہ دنیوی کاموں کو کچھ خوشی سے نہیں کرتا بلکہ اداس سا رہتا ہے۔ اور یہی نجات حیات کا طریق ہے۔ اور وہ جو دنیا کے پھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے ہم و غم سب دنیا ہی کے لئے ہوتے ہیں ان کی نسبت تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا (الکہف: ۱۰۶) ہم قیامت کو ان کی ذرہ بھر بھی قدر نہیں کریں گے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۷ء

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ

اسلام سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کی امتوں نے ہمیشہ یہ غلطی کھائی ہے کہ انہوں نے ان کے بعض اقوال سے ان کو خود اللہ تعالےٰ قرار دے لیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں یہودیوں کے متعلق بھی آتا ہے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کو اپنا معبود من اللہ بنا لیا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آج بھی دنیا میں ایسے مذہب پائے جاتے ہیں۔ جن کے پیروؤں نے انبیاء کو "خدا" قرار دے لیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں نے رام اور کرشن کو اور عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہی درجہ دے رکھا ہے۔ حالانکہ وہ بشر تھے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی خدا کا رسول آتا ہے تو پہلے تو اس کی قوم اس کو ماننے سے اس بناء پر انکار کر دیتی ہے کہ یہ بھی ہماری طرح ایک بشر ہے۔ اس لئے کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہوگا۔ لیکن امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ لوگ جب اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ تو پھر دوسری طرف غلو کرنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ جو معجزات اور خارقِ عادت کام وہ انبیاء علیہم السلام سے دیکھتے ہیں ان کو بشریت سے بالا سمجھتے ہیں اور اس مغالطہ میں پڑ جاتے ہیں کہ یہ کام انہی سے کرنے کے قابل ہوتے کہ وہ دراصل خدا تھے بشر نہیں تھے۔ دنیا میں بت پرستی کے رواج کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ لوگوں نے ایسے افراد کو خدا سمجھ لیا۔ اور جب وہ دنیا سے رخصت ہو گئے تو بت بنا کر ان کی پرستش کرنے لگے۔ اگرچہ بت پرستی کے رواج کی اور بھی وجوہات ہیں لیکن ایک وجہ بھی بڑی اہم ہے۔ چنانچہ ہندوؤں۔ عیسائیوں اور دوسری بت پرست اقوام میں جو بت پوجے جاتے ہیں۔ اکثر وہی ہیں جو ان انبیاء علیہم السلام کے ہیں جو ان اقوام میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بت پرستی کی اس وجہ کا نہایت زور سے قلع قمع کیا ہے۔ اور تقریباً ہر جگہ "بشر رسول" کے الفاظ استعمال کئے ہیں تا کہ آئندہ لوگ اس مغالطہ میں پڑنے سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ مسلمانوں میں ظاہرا بت پرستی رواج نہیں پا سکی۔ مجددین نے ہمیشہ دین کی صحیح صورت لوگوں کے سامنے رکھی ہے یہاں تک کہ "تصویر" بھی مسلمانوں میں حرام سمجھی جاتی ہے۔ تاہم جہالت نے بت پرستی کے بعض پہلوؤں کو مسلمانوں میں بھی رائج رکھا ہے اور بہت سے مسلمان آج بھی قبروں کو پوجتے ہیں۔ اس کے باوجود حقیقی بت پرستی مسلمانوں میں ناپید ہو رہی ہے۔ اور کسی مسلمان کو انبیاء علیہم السلام کو یا کسی پیر کو بت بنا کر پوجنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مغرب میں اگر کسی نبی کو تصویر کے پردے پر بھی لایا گیا ہے تو مسلمانوں نے بڑے زور سے اس کے برخلاف احتجاج کیا ہے۔

اسلام کا یہ اثر اب دوسری اقوام تک بھی پہنچ گیا ہے اور بت پرست اقوام بھی بت پرستی کی ایسی توجیہات کرنے لگی ہیں جس سے ان کی غرض یہ تصور دینا ہے کہ وہ بتوں کو صرف توجہ کے لئے سامنے رکھتے ہیں۔ اصل میں عبادت واحد خدا ہی کی کرتے ہیں لیکن اسلام اس کو بھی شرک قرار دیتا ہے۔ تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ بت یا "تصویر" کے متعلق جو جذبہ غیر مسلم اقوام میں پرستاری کا تھا وہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور تصویر سازی اور بت تراشی کو محض ایک فن سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سے بعض باتوں کو واضح کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔ بے شک ابھی تک ہندوؤں اور عیسائیوں میں ایسے مذہبی لوگ موجود ہیں جو رام اور کرشن اور یسوع مسیح کے بتوں کے سامنے سجدے کرتے اور گھٹنے ٹیکتے ہیں۔ مگر بڑی حد تک یہ صرف رسم ہی رہ گئی ہے۔ یورپ اور ہندوستان اور دیگر بت پرست ممالک میں بھی اسلامی اثر اپنا کام کر رہا ہے۔

قرآن کریم نے اس امر کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ انبیاء علیہم السلام بعض وقت جو ما فوق العادت یا معجزانہ کام یا کلام کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے کام اور کلام اللہ تعالےٰ کی مدد سے کرتے ہیں۔ اس میں ان کی ذات کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ

یعنی اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر کوئی انسان شفاعت بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ ہی انسانوں کے سامنے اور پیچھے جو کچھ ہے اس کو جانتا ہے اور انسان اس کے علم سے کسی چیز پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ مگر اسی قدر جس قدر اللہ چاہتا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی اسی قدر غیب کی خبر دے سکتے ہیں جس قدر اللہ تعالےٰ بذریعہ الہام یا بذریعہ رؤیا و کشوف ان کو دیتا ہے۔ ورنہ ان کو بھی اس سے زیادہ علم غیب حاصل نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ اس کی مدد کے بغیر کوئی معجزہ دکھا سکتے ہیں۔

جب ایک مسلمان ان حقائق سے واقف ہو جاتا ہے۔ تو اس کے لئے انبیاء علیہم السلام کی ما فوق العادت باتوں اور افعال کو سمجھنا مشکل نہیں رہتا اور وہ کبھی اس مغالطہ میں نہیں پڑ سکتا جس میں پہلے اقوام پڑ کر انبیاء علیہم السلام کو "خدا" بنا کر پوجنے لگی تھیں اور ان کے بت بنا کر یا تصویر بنا کر ان کے سامنے بطور معبود کے گھٹنے ٹیکنے لگی تھیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک جگہ آتا ہے کہ

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

یعنی جب تو نے (میدانِ بدر میں) کنکر یاں پھینکی تو تو نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالےٰ نے پھینکی تھی۔

پھر ایک جگہ بیعت کے متعلق آتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

(باقی دیکھیں ص ۶ پر)

حدیث النبیؐ

بچوں کیلئے نیک دعا

عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنھما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذنی فیقعدنی علی فخذہ و یقعد الحسن علی فخذہ الاخری ثم یضمھما ثم یقول اللھم ارحمھما فانی ارحمھما۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں جب میں بچہ تھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو پکڑ کر ایک ران پر بٹھاتے اور دوسری پر حسنؓ کو اور پھر ہم دونوں کو ملا کر یہ دعا فرماتے۔ اللھم ارحمھما فانی ارحمھما۔ (اے اللہ تو ان دونوں پر مہربانی فرما۔ کیونکہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں)

(بخاری کتاب الادب)

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارشاد فرمودہ وہ ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمائی تھیں۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ انتخاب نمائندگان کے وقت ان ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

بعض جماعتیں ایسی ہیں جو

مجلس شوریٰ میں

اپنے نمائندگان اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں ان میں بعض منافق بھی نظر آئے ہیں بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دئے ہیں۔ بعض بڑبولے اور بعض معترض بھی میں نے دیکھے ہیں اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے

نمائندگان کا صحیح انتخاب

کرتیں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلسِ شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہ دیا جائے گا پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے

پیغام پہنچانا چاہتا ہوں

کہ جو کام خدا کا ہے وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگان کے لئے

ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو

جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلسِ شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سُبکی ہوگی اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے اسی لئے انہوں نے بے نمازوں کو بھی چن لیا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔

اِس مجلس میں

تو اُن لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سُننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ اِدھر اُدھر کی باتیں سُنیں اور سلسلہ کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس مشوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلے پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے پس یہ

ایک خطرناک غفلت ہے

جو اس دفعہ جماعت نے کی اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اتنے حصے تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلسِ شوریٰ کے موقع پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح کوئی عیسائی اگر مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے

کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا آخر رسول کریمؐ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کون بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا لیکن فرض کرو کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اُڑا دیں تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے پس

بجٹ پر بحث

ایک سطحی کام ہے اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کریں جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا بڑبولے ہوں اور معترض ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقوےٰ کو مدِنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے اگر روح نہیں ہوگی تو مُردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہم ایسے

متقی اور نیک لوگ

چنیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات میں اچھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسّان اور لیکچرار ہوں تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقاء نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور باایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم وفنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصۂ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلسِ شوریٰ کے

نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں

جن کے اندر تقوےٰ اور طہارت ہو جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے چاہے وہ کروڑوں روپے کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بولنا بھی نہ سیکھے ہوں مگر ان کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسّان اور لیکچرار ہوں اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دُور ہیں ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہے ٭

جماعتہائے احمدیہ غانا کی بیالیسویں کامیاب سالانہ کانفرنس

- اسلام اور احمدیت کے چھ ہزار پروانوں کا اجتماع ● ایثار و قربانی کے ایمان افروز نمونے
- حکومت کے ایک وزیر کی شرکت اور خطاب
- احمدی بچوں کا دینی اور عربی معلومات کا مظاہرہ

(مرتبہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد)

صدارتی تقریر

مکرم مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد صدر جلسہ لیفٹیننٹ کرنل ڈنٹوہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آغاز تقریر میں آپ نے فرمایا کہ میرے لئے یہ نہایت ہی خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ مجھے اس قسم کی مذہبی کانفرنس میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے جس میں آپ لوگ محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی مذہبی اور سوشل مساعی کا ذکر کرتے ہوئے کرنل موصوف نے فرمایا کہ اس جماعت کے ممبران جس رنگ میں تبلیغی کام سرانجام دے رہے ہیں وہ قابل تسرر ہیں اور مجھے توقع ہے کہ وہ اپنے اس کام کو جاری رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک خدا تعالیٰ کی آواز پہنچانے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ بھی آپ کی طرح نورِ الٰہی سے حصہ پا سکیں۔ وہ زمانہ اب ختم ہو گیا جبکہ مذہب کو طاقت اور تلوار کے ذریعہ پھیلایا جاتا تھا۔ اب مذہبی آزادی کا زمانہ ہے اور ہر شخص کو اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کی اجازت ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے مختلف مذاہب میں ایک پُرامن فضا پیدا ہو سکتی ہے اور باہم مل کر کام کرنے کا راستہ ہموار ہو سکتا ہے۔

دورانِ تقریر آپ نے فرمایا۔ اب جبکہ سائنس کی ایجادات نے دنیا کو بالکل چھوٹا کر دیا ہے ضرورت ہے اس امر کی کہ ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے اور دوسرے کے مذہب کو بھی عزت اور وقار کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تاکہ حسد اور بدگمانی کی جو خلیج مذاہب کے درمیان حائل ہو چکی ہے وہ جلد دور ہو جائے اور اس کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے خیالات کو سننے اور ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان سے بحث کرنا سیکھیں۔ ہم نے اگر کسی کو کچھ دینا ہے تو ان سے لینے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم تباہی سے بچ سکتے ہیں۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا کہ خدا (تعالیٰ) ہم سے ایک ایسی زندگی کی توقع رکھتا ہے جو دوسروں کے لئے نمونہ کا کام دے وہ اس طرح کہ ہم ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئیں نہ کہ ایک دوسرے پر ظلم و استبداد روا رکھیں۔ جو کچھ ہم دوسروں سے امید رکھتے ہیں پہلے ہمیں خود اس پر عمل کر کے دکھانا چاہیئے۔

جماعت کی تعلیمی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے کرنل موصوف نے فرمایا کہ میرے لئے یہ بات نہایت ہی خوشی کا موجب ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا کام صرف تبلیغ اور لوگوں کو مذہبی طور پر راہِ نجات دکھانے تک ہی محدود نہیں بلکہ ملک کے سوشل اور اقتصادی امور میں بھی اس جماعت نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں جیسا کہ تعلیمی میدان میں ان کا کام نمایاں ہے۔ چنانچہ کماسی میں ایک نہایت ہی شاندار سیکنڈری سکول قائم ہے جس میں بغیر کسی قسم کے مذہبی امتیاز کے طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے اور ان کی تعلیم کا بہترین انتظام ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ یہ جماعت دوسرے مذاہب کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ملک کی روحانی اور مادی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔

آپ نے فرمایا:-

"اب ہر شخص کو مذہبی طور پر مکمل آزادی حاصل ہے۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ حکومت میں آپ مذہبی تبلیغ اور خدائی عبادت کے لحاظ سے پوری طرح آزاد ہیں مگر اس کے مقابل مذہبی جماعتوں سے حکومت کو بھی یہی توقع ہے کہ وہ دیانت، انصاف اور خاکساری کی تبلیغ کرتے ہوئے حکومت سے تعاون کی تلقین کریں گے۔"

تقریر کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے کرنل موصوف کی خدمت میں اور اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کی خدمت میں قرآنِ کریم انگریزی۔ لائف آف محمدؐ، اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اسلام کا اقتصادی نظام، احمدیت کیا ہے؟ وغیرہ کتب کے انگریزی تراجم کا ایک ایک سیٹ پیش کیا جس کو انہوں نے نہایت ہی بشاشت اور خندہ پیشانی سے قبول کیا۔

کرنل موصوف کی تقریر اور اس اجلاس کی کارروائی کی رپورٹ بھی ایک اخبار "غانین ٹائم" میں شائع ہوئی۔

ان معزز مہمانوں کے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق احباب جماعت کی طرف سے مالی قربانی پیش کرنے کا وقت تھا۔ چنانچہ ایک نہایت مخلص دوست مسٹر یعقوب بوبن نے پہلے قربانی کی اہمیت اور فوائد پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی اور پھر اپنی طرف سے ۲۱۳ سیڈی یعنی ۱۶۹۰ روپے سے زائد پیش کرتے ہوئے مالی قربانی کا آغاز کیا اس کے بعد سرکٹ وار قربانی کا مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ ہر سرکٹ کی طرف سے باری باری قربانی کی رقوم پیش ہونے لگیں اور ایک نہایت ہی ایمان افروز ماحول میں اجلاس کے اختتام تک چندہ کی رقم ۳۲۱۳ سیڈی یعنی ۳۶۵۳۳ روپے سے زائد تک پہنچ گئی۔

اس کے بعد نماز جمعہ اور عصر کے لئے اجلاس ختم کیا گیا۔

نماز جمعہ و عصر

ایک بجے محترم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا جس میں آپ نے قربانی کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی اور اس ضمن میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے فرمودات بیان کئے جس میں قربانی کی اصل حقیقت اور اس کی قبولیت کے گر بیان کئے گئے تھے۔ (باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ایک سوال

فیصلہ شوریٰ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق رسالہ خالد اور رسالہ تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت خدام کا فرض ہے۔ اپنا جائزہ لیجئے آپ نے اب تک اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لئے کیا کوشش کی ہے۔

محمد شفیق قیصر
مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی

از یکم مارچ تا ۷ مارچ سنہ ۱۹۶۷ء

تمام مجالس کی خدمت میں سالِ رواں کی پہلی سہ ماہی کے حسابات کا جائزہ ارسال کر دیا گیا ہے جس میں بقایا جات سالہائے گزشتہ اور وصولی سالِ رواں سے مجالس کو اطلاع دی گئی ہے۔ چندہ مجلس کے علاوہ چندہ تعمیر ہال اور سالانہ اجتماع آپ کے خصوصی نمونہ کا مستحق ہے۔ تمام قائدینِ اضلاع و مقامی سے درخواست ہے کہ ایک معین پروگرام کے تحت اس ہفتہ کو منائیں اور بقایا جات کی رقوم وصول کر کے جلد سے جلد مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام میں اختلافات کا آغاز

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(قسط نمبر ۲)

فتنہ حضرت عثمانؓ کے وقت کیوں اُٹھا

میں نے ان تاریخی واقعات سے جو حضرت عثمانؓ کے آخری ایام خلافت میں ہوئے نتیجہ نکال کر اصل بواعث فتنہ بیان کئے ہیں۔ وہ درست یا غلط اس کا اندازہ آپ لوگوں کو اُن واقعات کے معلوم کرنے پر جن سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے خود ہو جائے گا۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں وہ واقعات بیان کروں اس سوال کے متعلق بھی کچھ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ فتنہ حضرت عثمانؓ کے وقت میں کیوں اٹھا؟ بات یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہوئے۔ ان نومسلموں میں اکثر حصہ وہی تھا جو عربی زبان سے ناواقف تھا اور اس وجہ سے دین اسلام کا سیکھنا اس کے لئے ویسا آسان نہ تھا۔ جیسا کہ عربوں کے لئے اور جو لوگ عربی جانتے بھی تھے وہ ایرانیوں اور شامیوں سے میل ملاپ کی وجہ سے صدیوں سے ان گندے خیالات کا شکار رہے تھے جو اس وقت کے تمدن کا لازمی نتیجہ تھے۔ علاوہ ازیں ایرانیوں اور مسیحیوں سے جنگوں کی وجہ سے اکثر صحابہؓ اور اُن کے شاگردوں کی تمام طاقتیں دشمن کے حملوں کے رد کرنے میں صرف ہو رہی تھیں۔ پس ایک طرف توجہ کا بیرونی دشمنوں کی طرف مشغول ہونا۔ دوسری طرف اکثر نومسلموں کا عربی زبان سے ناواقف ہونا یا عجمی خیالات سے متاثر ہونا دو عظیم الشان سبب تھے اس امر کے۔ کہ اس وقت کے اکثر نومسلم دین سے کماحقہٗ واقف نہ ہو سکے۔ حضرت عمرؓ کے وقت میں چونکہ جنگوں کا سلسلہ بہت بڑے پیمانہ پہ جاری تھا اور ہر وقت دشمن کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ لوگوں کو دوسری باتوں کے سوچنے کا موقعہ ہی نہ ملتا تھا اور پھر دشمن کے بالمقابل پڑے ہوئے ہونے کے باعث طبعاً مذہبی جوش بار بار رونما ہوتا تھا۔ جو مذہبی تعلیم کی کمزوری پر پردہ ڈالے رکھتا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے ابتدائی عہد میں بھی یہی حال رہا۔ کچھ جنگیں بھی ہوتی رہیں اور کچھ پچھلا اثر لوگوں کے دلوں میں باقی رہا۔ جب کسی قدر امن ہوا اور پچھلے جوش کا اثر بھی کم ہوا۔ تب اس مذہبی کمزوری نے اپنا رنگ دکھایا اور دشمنانِ اسلام نے بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور شرارت پر آمادہ ہو گئے۔ غرض یہ فتنہ حضرت عثمانؓ کے کسی عمل کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ یہ حالات کسی خلیفہ کے وقت میں بھی پیدا ہو جاتے فتنہ نمودار ہو جاتا اور حضرت عثمانؓ کا صرف اس قدر قصور ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے جب ان فسادات کے ظاہر ہونے کا وقت آچکا تھا۔ ورنہ ان فسادات کے پیدا کرنے میں ان کا اس سے زیادہ دخل نہ تھا۔ جتنا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ فساد ان دونوں بزرگوں کی کسی کمزوری کا نتیجہ تھا۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح بعض لوگ ان فسادات کو حضرت عثمانؓ کی کسی کمزوری کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت عمرؓ جن کو حضرت عثمان کی خلافت کا خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں اس فساد کے بیج کو معلوم کر لیا تھا۔ اور قریش کو اس سے بڑے زوردار الفاظ میں متنبہ کیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ صحابہ کبار کو باہر نہیں جانے دیا کرتے تھے اور جب کوئی آپ سے اجازت لیتا تو آپ فرماتے کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جو آپ نے جہاد کیا ہے وہ کافی نہیں ہے۔ آخر ایک دفعہ صحابہؓ نے شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اسلام کو اس طرح چرایا ہے جس طرح اونٹ کو چرایا جاتا ہے۔ پہلے اونٹ پیدا ہوتا ہے پھر بچھا بنتا ہے۔ پھر دو دانت کا ہوتا ہے۔ پھر چار دانت کا ہوتا ہے۔ پھر چھ دانت کا ہوتا ہے پھر اس کی کچلیاں نکل آتی ہیں۔ اب بتاؤ کہ جس کی کچلیاں نکل آویں۔ اسکے لئے سوائے ضعف کے اور کس امر کا انتظار کیا جا سکتا ہے۔ سنو! اسلام اب اپنے کمال کی حد کو پہنچ گیا ہے۔ قریش چاہتے ہیں کہ سب مال یہی لے جاویں اور دوسرے لوگ محروم رہ جاویں۔ سنو! جب تک عمر بن الخطاب زندہ ہے وہ قریش کا گلہ پکڑے رکھے گا تاکہ وہ فتنہ کی آگ میں نہ گر جاویں۔

حضرت عمرؓ کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں ہی لوگوں میں صحابہ کے خلاف یہ خیالات موجزن دیکھتے تھے کہ ان کو حصہ زیادہ ملتا ہے اسلئے وہ سوائے چند ایسے صحابہؓ کے جن کے بغیر لشکروں کا کام نہ چل سکتا تھا باقی صحابہؓ کو جہاد کے لئے نکلنے ہی نہیں دیتے تھے تاکہ دوسرے حصہ ملنے سے لوگوں کو ابتلاء نہ آوے اور وہ یہ بھی محسوس کرتے تھے کہ اسلام ترقی کے اعلیٰ نقطہ پر پہنچ گیا ہے اور اب اسکے بعد زوال کا ہی خطرہ ہو سکتا ہے نہ ترقی کی امید۔

اس قدر بیان کر چکنے کے بعد اب میں واقعات کا وہ سلسلہ بیان کرتا ہوں جس سے حضرت عثمانؓ کے وقت میں جو کچھ اختلافات ہوئے ان کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

میں نے بیان کیا تھا کہ حضرت عثمانؓ کی شروع خلافت میں چھ سال تک ہمیں کوئی فساد نظر نہیں آتا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں وہ حضرت عمر سے بھی زیادہ لوگوں کے محبوب تھے۔ صرف محبوب ہی نہ تھے بلکہ لوگوں کے دلوں میں آپ کا رعب بھی تھا۔ جیسا کہ اس وقت کا شاعر اس امر کی شعروں میں شہادت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے منافقو! عثمان کی حکومت میں لوگوں کا مال لوٹ کر نہ کھاؤ کیونکہ ابن عفان وہ ہے جس کا تجربہ تم لوگ کر چکے ہو وہ لٹیروں کو قرآن کے احکام کے ماتحت قتل کرتا ہے اور ہمیشہ سے قرآن کریم کے احکام کی حفاظت کرنے والا ہے۔ لیکن چھ سال کے بعد ساتویں سال ہمیں ایک تحریک نظر آتی ہے اور وہ تحریک حضرت عثمانؓ کے خلاف نہیں بلکہ یا تو صحابہ کے خلاف ہے یا بعض گورنروں کے خلاف۔ چنانچہ طبری بیان کرتا ہے کہ لوگوں کے حقوق کا حضرت عثمان پورا خیال رکھتے تھے مگر وہ لوگ جن کو اسلام میں سبقت اور قدامت حاصل نہ تھی وہ سابقین اور قدیم مسلمانوں کے برابر نہ تو مجالس میں عزت پاتے اور نہ حکومت میں ان کو ان کے برابر حصہ ملتا اور نہ مال میں ان کے برابر ان کا حق ہوتا تھا۔ اس پر کچھ مدت کے بعد بعض لوگ اس تفضیل پر گرفت کرنے لگے۔ اور اسے ظلم قرار دینے لگے۔ مگر یہ لوگ عامۃ المسلمین سے ڈرتے بھی تھے اور اس خوف سے کہ لوگ ان کی مخالفت کریں گے۔ اپنے خیالات کو ظاہر نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا کہ خفیہ خفیہ صحابہ کے خلاف لوگوں میں جوش پھیلاتے اور جب کوئی ناواقف مسلمان یا کوئی بدوی غلام آزاد شدہ مل جاتا تو اس کے سامنے اپنی شکایات کا دفتر کھول بیٹھتے تھے اور اپنی واقفیت کی وجہ سے یا خود اپنے تئیں حصول جاہ کی غرض سے کچھ لوگ اُن کے ساتھ مل جاتے رہتے ہوتے یہ گروہ تعداد میں زیادہ ہونے لگا اور اس کی ایک بڑی تعداد ہو گئی۔

جب کوئی فتنہ پیدا ہونا ہوتا ہے تو اس کے اسباب بھی غیر معمولی طور پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ ادھر تو بعض حاسد طبائع میں صحابہ کے خلاف جوش پیدا ہونا شروع ہوا اُدھر وہ اسلامی جوش جو ابتدائً ہر ایک تبدیلِ مذہب کرنے والے کے دل میں ہوتا ہے۔ اُن مسلموں کے دلوں سے کم ہونے لگا۔ جن کو نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی تھی اور نہ آپ کے صحبت یافتہ لوگوں کے پاس زیادہ بیٹھنے کا موقعہ ملا تھا۔ بلکہ اسلام کے قبول کرتے ہی انہوں نے خیال کر لیا تھا کہ وہ سب کچھ سیکھ گئے ہیں۔ جوش اسلام کے کم ہوتے ہی وہ تصرف جو ان کے دلوں پر اسلام کو تھا کم ہو گیا اور وہ پھر ان معاصی میں خوشی محسوس کرنے لگے جس میں وہ اسلام لانے سے پہلے مبتلا تھے۔ اُن کے جرائم پر ان کو سزا ملی تو بجائے اصلاح کے سزا دینے والوں کی تخریب کرنے کے درپے ہوئے۔ اور آخر اتحاد اسلامی میں ایک بہت بڑا رخنہ پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوئے۔

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۲۶/۶/۶۲ کو مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی ربوہ نے دو مبلغین کرام مکرم نورالحق صاحب انور اور چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی کے اعزاز میں دعوت عصرانہ پیش کیا۔ ہر دو اصحاب بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے جا رہے ہیں۔ ایڈریس میں خاکسار نے ہر دو صاحبان کی خدماتِ دینیہ کا ذکر کیا۔ اس عملی تعاون کے لئے جو آپ مجلس کے پروگراموں میں کرتے رہے۔ شکریہ ادا کیا۔ جوابی ایڈریس میں ہر دو مبلغین نے مجلس کے کاموں کی تعریف کی۔ اور شکریہ ادا کیا اور دعا پر تقریب ختم ہوئی۔

خاکسار ملک محمد اعظم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ

دارالعلوم غربی ربوہ

ضروری اعلان

اعلان عام کیا جاتا ہے کہ میرا لڑکا نعیم احمد جو نعیم قدسی کے نام سے مشہور ہے اسکے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں اس لئے اسکے کسی فعل کا میں ذمہ دار نہیں ہوں

خاکسار (صاحبزادہ)

ابوالحسن قدسی ربوہ

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانۂ خدا تعالےٰ کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

۱۵۴۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب
چھانگا۔ ضلع ساہیوال = ڈنڈیاں طلائی ایک جوڑی

۱۵۵۔ محترمہ مسرور بیگم صاحبہ لاہور = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۵۶۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ خواجہ مجید احمد صاحب کراچی = جھمکیاں طلائی ایک جوڑی

۱۵۷۔ محترمہ رضیہ مبارک صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب کراچی = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۵۸۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ سیالکوٹ = بالیاں طلائی ایک جوڑی

۱۵۹۔ محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب ہانگٹ اوچے
ضلع گوجرانوالہ = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۶۰۔ محترمہ ناجرہ بی بی صاحبہ = انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری التماس

میرے ایک دوست طویل عرصہ سے جوڑوں کے درد سے شدید بیمار چلے آتے ہیں۔ انگریزی اور دیسی ہر قسم کا علاج کرایا گیا ہے۔ مگر مرض شدت اختیار کرتا جا رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ اگر کوئی دوست اس مرض کا کوئی موثر علاج جانتے ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں اور ان کی صحت کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

(خاکسار محمد یوسف دفتر الفضل ربوہ)

داخلہ برائے دوسالہ ایم۔ بی۔ اے کورس

انسٹی ٹیوٹ بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی یونیورسٹی ٹسٹ کا مقام مع تاریخ

۱۔ اسلامی کالج آف کامرس - ۲-۴-۶۷ ایک بجے بعد دوپہر

۲۔ گارڈن کالج راولپنڈی ۲-۴-۶۷ ایضاً

۳۔ قائد اعظم کالج آف کامرس پشاور ۲-۴-۶۷ "

قابلیت بی۔ اے۔ یا بی۔ ایس سی یا بی کام نیز جو یہ امتحان دے رہے ہیں

فیس ٹسٹ ۵/- فارم داخلہ موقعہ پر پُر کرنا ہوگا۔

ٹسٹ کے دوسرے دن انٹرویو (پ۔ ٹ ۱۰-۳-۶۷)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزہ امینہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ بیگم عزیزم چوہدری محمد اکرم خان صاحب کا میجر آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ آپریشن کے بعد پیچیدگی پیدا نہ ہو اور بعنایت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ٹھیک رہے۔

خاکسار چوہدری محمد شریف احمدی از فیروز والہ۔ ضلع گوجرانوالہ

۲۔ خاکسار کا لڑکا چند دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ بچے کو جلد ہی صحت عطا فرمادے۔ نیز میرے بھائی ڈاکٹر حمید... کے بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعا کریں

(شریف احمد ازی دفتر الفضل)

وعدہ جات چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۷ء

(فہرست اوّل)

ایسے مخیر احباب جنہوں نے وقف جدید کے دسویں سال کے وعدے اور چندہ ادا فرمایا ہے۔ اُن کے اسماء دعا کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ .. — ۲۰ نقد ادا
پیر معین الدین صاحب و بیگم صاحبہ معہ بچگان .. — ۱۲۰ "
میر داؤد احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ .. — ۲۰ "
چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب .. — ۶۰ "
الحاج بابو محمد فاضل صاحب معہ بیگم صدرالدین مرحوم ۵۰ — ۵۰ "
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی .. — ۲۸ "
محمد عیسیٰ صاحب زیدی روجہ جنگ لاہور ۲۵ — ۱۰ "
عبدالرب انور صاحب ایم ایس سی .. — ۵ "
اہلیہ سید بشیر احمد صاحب گولبازار ربوہ .. — ۱۲ "
مسعودہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عبداللہ صاحب .. — ۷ "
سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ .. — ۱۰ "
مولوی غلام نبی صاحب ... درکھڑی والے ۳۰ — ۶ "
چوہدری محمد یوسف صاحب معہ اہلیہ ... سرگودھا .. — ۱۲ "
برکت بی بی والدہ مولوی نور الدین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ — ۶ "
غلام حسین صاحب مشیر فروش دہلی دروازہ لاہور .. — ۱۰ "
حکیم مبارک احمد اہلیہ صاحبہ بھاٹی گیٹ لاہور .. — ۴۲ "
میاں محمد اقبال صاحب " " .. — ۲۵ "
حکیم حقیقت احمد صاحب " " .. — ۱۰ "
بشیر احمد صاحب " " ۲۵ — ۸ "
حمیدہ بیگم " " .. — ۸ "
چوہدری محمد عثمان صاحب مال روڈ لاہور .. — ۱۰۰ "
حکیم الرحمٰن صاحب نیلہ گنبد " .. — ۸ "
میر بشیر احمد صاحب " ۲۵ — ۶ "
ملک احمد خان صاحب دارالنصر غربی .. — ۶ "

(باقی)

لیڈر بقیہ (۲)

یعنی وہ جو لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

بظاہر تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ نے کنکریاں پھینکیں تھیں اور بیعت رضوان کے وقت آپ ہی کا ہاتھ صحابہ کے ہاتھ پر تھا لیکن اللہ تعالےٰ کنکریاں پھینکنے کے فعل کی فاعلیت اپنی طرف منسوب کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ بیان کرتا ہے اگر مسلمانوں کی ذہنیت قرآن کی تعلیمات سے بت پرستی سے اونچی نہ کر دی گئی ہوتی تو ممکن تھا کہ لوگ آپ کے ہاتھ کو حقیقی طور پر خدا کا ہاتھ قرار دے دیتے اور آپ کو خدا سمجھ کر پوجنے لگتے۔ مگر ایسی بات ایک مسلمان کے ذہن میں بھی نہیں آسکتی۔ البتہ ایک دشمن اسلام یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ دیکھئے (نعوذ باللہ) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدائی دعویٰ کر دیا ہے۔ یعنی وہ کہتا ہے میرا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے۔ یعنی میں بشر نہیں خدا ہوں

یہودیوں کی زبان میں عام طور پر "نیک آدمی" کو خدا کا بیٹا کہا جاتا تھا۔ اس سے دھوکا کھا کر پولوسی عیسائیت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سچ مچ خدا کا بیٹا قرار دے دیا۔ قرآن کریم نے اسکو بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یسوع مسیح اپنے آپ کو یا دری محاورہ کے مطابق خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ اور معجزانہ کام اور کلام کرتے تھے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسلمانوں کی ذہنیت بت پرستانہ ذہنیت سے بہت بلند ہے۔ اسلئے ان کو ایسا مغالطہ نہیں لگ سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ بعض اہل علم حضرات کہلانے والوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات پر ایسے ہی اعتراضات کئے ہیں جو کسی طرح ایک مسلمان کے جو قرآن کریم کا علم رکھتا ہے اور عالم دین کہلاتا ہے ہرگز شایان شان نہیں۔ اور ان کے رتبہ علم وفضل کی توہین کے عین مطابق ہے اس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصرہ العزیز صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ ان ضروری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں یا دوستوں کے پاس ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہو جانا چاہیئے"

امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ پس وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۱۶ :۔ میں فاطمہ بی بی بیوہ احمد دین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن شادیوال ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے :۔

(۱) حق مہر ۳۲ روپے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

(۲) مکانی مالیتی چوبیس صد روپیہ جاقعہ شادیوال جس میں سے ۱/۸ حصہ یعنی ۳۰۰/- روپے قیمت اندازاً کی مالک ہوں۔

(۳) زمین ۱۰ بیگھ میں سے ۱/۸ حصہ یعنی ۵ کنال کی میں مالک ہوں۔ اس پانچ کنال زمین کی موجودہ قیمت اندازاً بارہ صد پچاس روپیہ (۱۲۵۰/-) بنتی ہے۔ کل میزان پندرہ صد بیاسی روپے (۱۵۸۲-۰۰)

میں اپنی مذکورہ جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اس کے بعد کوئی مزید جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میری وفات پر میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول ایک روپیہ)

الامۃ :۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی بیوہ احمد دین

گواہ شد :۔ محمد شفیع امیر جماعت احمدیہ شادیوال

گواہ شد :۔ محمد صادق انسپکٹر وصایا حال شادیوال۔

مسل نمبر ۱۸۶۱۷ :۔ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری مبارک احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے :۔

(۱) حق مہر مبلغ تین صد روپیہ خاوند واجب الادا ہے (۲) زیورات (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی (۲) بالیاں طلائی دو عدد انگوٹھی طلائی ایک عدد کل وزن زیورات تین تولہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً تین صد پچاس روپے ہے۔

(۳) سلائی مشین ایک عدد قیمت دو صد پچیس روپے ہے۔

کل جائیداد کی قیمت ۹ صد ۷۵ روپیہ ہے۔

میں اپنی مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ۲/- روپے)

الامۃ :۔ نشان انگوٹھا امۃ الحفیظ بیگم شادیوال ضلع گجرات۔

گواہ شد :۔ محمد شفیع امیر جماعت شادیوال

گواہ شد :۔ راقم الحروف محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا شادیوال ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۸۶۱۸ :۔ میں سردار بیگم زوجہ عبدالرحمن قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

(۱) حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند صاحب الادا ہے (۲) زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱/۲ تولہ

۲۔ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ

۳۔ کلپ طلائی وزنی ایک تولہ

کل وزن مذکورہ زیورات ۲ ۱/۲ تولہ جس کی اندازاً قیمت ۴۰۰/- روپیہ ہے حق مہر زیورات کل چھ صد روپیہ۔

میں اپنے مذکورہ زیورات اور حق مہر کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ جو ترکہ میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فی الحال کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کا ۱/۸ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت آج سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول ایک روپیہ - الامۃ :۔ سردار بیگم اہلیہ عبدالرحمن

گواہ شد۔ عبدالرحمن خاوند موصیہ

گواہ شد۔ راقم الحروف۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال شادیوال۔ ضلع گجرات۔

درخواست دعا

(۱) عزیزم ناصر احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک انٹرویو میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب تقرری ہونی باقی ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے عزیز کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

(محمد نواز مومن کارکن الفضل ربوہ)

۲۔ میری خالہ عابدہ حبیب صاحبہ بنت ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالباری صبط

محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ مصباح و انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے

(دفاتر اشاعت الفضل الثمر مرکزیہ)

شرک کا مسئلہ نہایت ہی باریک مسئلہ ہے

شرک اور اس کی دس اقسام!

۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (الحج ۳۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ششم: شرک کی چھٹی قسم یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب کو بالکل نظر انداز کر دے اور یہ سمجھے کہ کسی شخص یا کسی چیز نے بلا اُن اسباب کے استعمال کرنے کے جو خدا تعالیٰ نے کسی خاص کام کے لئے مقرر کئے ہیں اپنی خاص طاقت کے ذریعہ سے اس کام کو پورا کر دیا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے آگ کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ کسی شخص نے اپنی ذاتی طاقت سے بلا دوسرے ذرائع استعمال کرنے کے جو قانون قدرت میں رکھے گئے ہیں آگ لگا دی تو یہ شرک ہوگا۔ لیکن اس میں مسمریزم وغیرہ شامل نہیں کیونکہ یہ طاقتیں خود قانون قدرت کے اندر شامل ہیں کسی شخص کے ذاتی کمالات نہیں۔

ہفتم: شرک کی ساتویں قسم یہ ہے کہ یہ خیال کیا جائے کہ خدا کو کسی بندہ سے ایسی محبت ہے کہ وہ اس کی ہر ایک بات مان لیتا ہے کیونکہ اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ وہ بندہ خدائی طاقتیں رکھتا ہے۔

ہشتم: شرک کی آٹھویں قسم یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے خدا تعالیٰ کے قانون قدرت نے کسی کام کے کرنے کی کوئی طاقت نہیں دی۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لیا جائے کہ وہ فلاں کام کر لے گی۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے آپ کو السمیع قرار دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ کامل طور پر لوگوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی اجابت کو پورا فرماتا ہے۔ یعنی فاصلہ اور وقت کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اب اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی بجائے مُردوں کی قبروں پر جاتا اور ان سے اپنی مرادیں مانگتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے اَلسَّمِیْع ہونے میں مُردوں کو بھی شریک کر لیا۔ حالانکہ قرآن کریم اس کی صراحتاً تردید کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النحل ع ۳) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودانِ باطلہ کو لوگ اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ سب کے سب مُردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے اس خیال کی تردید فرمائی ہے کہ ہمارے معبود بھی دلوں کے بھید جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے جو خالق ہو وہ تو اپنی مخلوق کی اندرونی طاقتوں اور اس کی ضروریات سے آگاہ ہو سکتا ہے مگر جن کو تم پکارتے ہو وہ تو خود سب کے سب مخلوق ہیں انہوں نے تمہارے حالات کو کیا جاننا ہے اور پھر وہ مُردہ ہیں زندہ نہیں۔ انہوں نے تمہاری مدد کیا کرنی ہے۔ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ گویا اُن کا انجام بھی دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص کسی قبر پر جاتا اور مُردہ کو کسی تصرف کے لئے کہتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی طرح بتوں، دریاؤں، سمندروں، اور سورج اور چاند وغیرہ سے مرادیں مانگنا اور دعائیں کرنا بھی شرک میں ہی شامل ہے۔" (تفسیر کبیر)

(باقی)

جناب ایم ایم احمد واشنگٹن روانہ ہو گئے

کراچی ۲۸ فروری۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد کل لندن روانہ ہو گئے جہاں سے وہ واشنگٹن جائیں گے۔ وہاں عالمی بنک کے حکام سے پاکستان کے ترقیاتی پروگرام کے سلسلہ میں آئندہ مالی سال کی ضروریات کے لئے امداد کی بات چیت کریں گے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ بھارت کے نئے وزیر اعظم کا انتخاب ۱۲ مارچ کو ہوگا اور اس سے اگلے دن کابینہ حلف اٹھائے گی۔ یہ بات کل کانگریس کے پارلیمانی بورڈ کے اجلاس کے بعد ایک ترجمان نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے انتخاب کے معاملہ میں عجلت اس لئے برتی جا رہی ہے کہ تذبذب کی فضا پیدا نہ ہو۔ اور جماعت کو مزید نقصان نہ پہنچے۔

انہوں نے کہا کہ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ جن صوبوں میں کانگریسی وزارتیں بنائی گئی ہیں وہاں وزراء اعلیٰ کا انتخاب ۹ مارچ تک مکمل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس مخلوط حکومتیں بنانے میں دلچسپی نہیں رکھتی اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ جہاں کانگریس کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہے مگر وہ اکثریت کے اعتبار سے وہ بڑی جماعت ہے وہاں کانگریس پارٹی حکومت بنانے کے لئے کسی قسم کی جوڑ توڑ نہیں کرے گی اور صرف اس صورت میں حکومت بنائے گی جب اسے ایک مضبوط مخلوط حکومت وجود میں آ جانے کا یقین ہو۔

○ نئی دہلی ۲۸ فروری۔ بھارت کے صوبہ اڑیسہ کی اسمبلی میں سوتنترا پارٹی کے لیڈر اور صوبہ کے متوقع وزیر اعلیٰ آر این سنگھ دیو نے کہا ہے کہ ان کی حکومت بدعنوان کانگریسی وزراء پر مقدمے چلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مخالف جماعتوں اور عوام کی جانب سے متعدد سابق وزیروں پر رشوت اور بدعنوانیوں کے الزامات لگائے جاتے رہے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ان الزامات کی تحقیقات کی جائے اور جو لوگ مجرم ثابت ہوں انہیں سزائیں دی جائیں۔

صوبہ میں سوتنترا پارٹی نے حالیہ انتخابات میں اکثریت حاصل کر لی ہے اور یہی پارٹی دوسری جماعتوں کے ساتھ مل کر حکومت بنائے گی۔

○ کراچی ۲۸ فروری۔ عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر عدنان پاچہ چی۔ آج پاکستان کے چار روزہ دورہ پر کراچی پہنچ گئے۔ ان کے ہمراہ بیگم پاچہ چی بھی آئی ہیں۔

○ اسلام آباد ۲۸ فروری۔ شاہ ایران اور ملکہ فرح پہلوی نظر ثانی شدہ پروگرام کے مطابق ماہ کی بجائے ۶ مارچ کو اسلام آباد پہنچ جائیں گے۔

حضرت میاں نور محمد صاحب آف پیرکوٹ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی کے تایا حضرت میاں نور محمد صاحب آف پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۷ء کو ساڑھے چار بجے علی الصبح وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ایک سو سال تھی۔

جنازہ اسی روز رات کو بذریعہ ٹرک پیرکوٹ سے ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز مورخہ ۲۴ فروری کو بروز جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی جس میں نماز جمعہ پر آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر پر مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی نے دعا کرائی۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں امام الدین صاحب رضی کے فرزند تھے اور خود بھی صحابی تھے۔ آپ نے تحریری بیعت ۱۸۹۸ء میں اور دستی بیعت ۱۹۰۲ء میں کی تھی۔ آپ بہت کم گو طبع جو عبادت گزار اور بکثرت دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو بیٹے دو بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵